AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

ڈاکٹر فقیرا خان فقریؔ کے کلام میں عشقِ الٰہی کی عکاسی

ڈاکٹر حسین گل

لیکچرار اردو، محکمہ اعلیٰ تعلیم خیبر پختونخوا

ڈاکٹر روح الامین

لیکچرار، شعبہ اردو، جامعہ اسلامیہ پشاور

ڈاکٹر محمد عثمان

لیکچرار، شعبہ اردو، جامعہ اسلامیہ پشاور

ABSTRACT

Dr. Faqeera Khan Faqri is a distinguished poet of the 21st century, known for his unique style. To date, fourteen (14) of his poetry collections have been published. Alongside various other themes, the concept of Divine Love (Ishq-e-Haqiqi) holds a profound and clear presence in his poetry. Just as he creates charm through the depiction of natural scenery, he also presents manifestations of the Creator's creative power. For him, the greatest truth in the world is the Oneness of God, who is the Master of all worlds. Throughout Faqri's poetry, where natural aesthetics are portrayed, there is also a testimony to the power of Allah Almighty. This paper highlights the concept of Divine Love in Faqri's poetry, which not only adds emotional depth to his verse but also renders his diction rich with meaning.

دنیا میں بنیادی طور پر دو قسم کے لوگ رہتے ہیں۔ ایک وہ جو اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اس کائنات کو اللہ تعالیٰ نے ہی تخلیق کیا ہے اور یہ نظامِ زندگی اللہ ہی کی مرضی سے چلتا ہے اسی لیے وہی عبادت کے لائق ہیں۔ دوسرے وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتے۔ ان لوگوں نے اپنے لیے بتوں کی صورت میں معبود بنائے ہیں یا دوسری بے جان چیزوں کو پوجنے کے لیے منتخب کیا ہے۔ یعنی اس عارضی دنیا کی عارضی چیزوں کو خدا ماننے کی غلطی کرتے ہیں۔ فقریؔ اول الذکر لوگوں میں سے ہیں اور شاعر ہیں جو عام لوگوں سے زیادہ حساسیت رکھتے ہیں۔ اس لیے وہ اُن لوگوں کے خلاف اپنی شاعری میں ایک بھرپور آواز اُٹھاتے ہیں جو اللہ کو نہیں مانتے اور ان کی یہ آواز ان کے تمام مجموعوں میں شامل حمدوں کی صورت میں گونجتی ہے۔ ''ہم دہر کے مردہ خانے میں'' میں شامل حمد میں اللہ تعالیٰ کے ہونے کی دلیل کے طور پر مظاہرِ قدرت کا سہارا لیا ہے۔ ان مناظر سے ان کے تخلیق کرنے والے کا پتہ ملتا ہے لیکن دیکھنے کے لیے دیدۂ بینا کی ضرورت ہے اور دیدۂ بینا صرف اُنہی کو ملتی ہے جو حق کی تلاش کرتے ہیں۔ فقیرا خان فقریؔ اس حق کے متلاشی ہیں، اُس ازلی حسن کے پرستار ہیں جس نے پھولوں میں رنگت کے ساتھ ساتھ خوشبوؤں کو بھی پیدا فرمایا۔ چاند، تارے، بجلیوں کا کڑکنا، کھلتے غنچوں کا چٹکنا، پھولوں کے مسکرانے سے خوشبوؤں کا پھیل جانا اور لہراتے ہوئے کھیتوں میں پرندوں کے سریلے نغموں سے فضا کو مخمور بنانا صرف قدرتِ حق کا کمالِ فن ہے۔

فقریؔ کی حمد میں اس حق کی تلاش ہے اور وہ اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ یہ ساری کائنات اُس ذات کی پیدا کردہ ہے جو تمام جہانوں کا مالک ہے۔ حمد سے مثال ملاحظہ کریں:

چاند تاروں میں چمک ہے تیری
آنکھ میری ہے جھلک ہے تیری
کوندے بن بن کے تو لپکے اکثر
بجلیوں میں بھی کڑک ہے تیری
کون ہے تیرے سوا گلشن میں

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

کھلتے غنچوں میں چٹک ہے تیری (۱)

فقریؔ کے ہاں حمد کا انداز روایتی نہیں ہے بلکہ انہوں نے حقیقی عشق میں تلاش کا رستہ اپنایا ہے۔ وہ اونچے اونچے کوہساروں، آبشاروں، جنگلوں، سمندروں، بادلوں، پھولوں، کلیوں اور یہاں تک کہ بارش کے قطروں میں خدائے واحد کی قدرتوں کو دیکھتے ہیں۔ اُنہیں اللہ تعالیٰ سے عشق ہے اور یہ عشق اللہ کے حضور انہیں ہر وقت دست بستہ کر دیتا ہے۔ اس تلاش میں وہ نئی نئی دنیاؤں کو دیکھتے ہیں، ذروں سے لے کر مظاہرِ قدرت کے سب سے بڑے شاہد آسمان سے اُڈنے والے بادلوں اور ان کی گھن گرج میں سے نکلتے ہوئے ہر اُس قطرے میں مالک کی قدرتوں کو محسوس کرتے ہیں جو سوکھی اور بنجر زمینوں کو سیراب کرنے اور ان میں زندگی پیدا کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ "کرگس زیست" میں فقریؔ فرماتے ہیں:

درخشاں نور کے ہالے دیکھوں
ذرّے ذرّے میں اُجالے دیکھوں
مختصر یہ کہ جہاں بھی دیکھوں
تیری قدرت کے حوالے دیکھوں
(۲)

"قلزمِ زیست" میں موجود نظمیں "حسنِ ازل" اور "منظر مراخدا ہے" ان کے حقیقی عشق کی عکاسی کرتی ہے۔ اُنہوں نے ان نظموں میں نہ صرف اُن مناظر کو تراشا ہے جو اُن کو اپنی طرف کھینچتے ہیں بلکہ اپنے من میں جھانک کر اُس چنگاری کو بھی ٹٹولا ہے جو اُنہیں ان مناظر کی طرف راغب کرتی ہے۔ اس حوالے سے پروفیسر ڈاکٹر فخر الحق نوری لکھتے ہیں:

"""حسنِ ازل" اور "منظر مراخدا ہے" میں شاعر کے باطن میں موجزن رومانوی حس اپنے عروج پر دکھائی دیتی ہے جو پورے عالم میں پھیلے ہوئے مظاہر میں حسنِ ایزدی کا مشاہدہ کرتے کرتے ہزارہ اور پیلاں حویلیاں کے روح پرور نظاروں میں ناسٹلجیک ہو کر کھو جانے پر مجبور کر دیتی ہے اور علاوہ ازیں حقیقت اور مجاز کے معانقے کا دلفریب نظارہ کرنے کی دعوت دیتی ہے جس سے شاعر کی صوفیانہ اور درویشانہ روش کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔"(۳)

ان نظموں میں مجاز میں حقیقت کی تلاش ہے اور اس تلاش میں فقریؔ کامیاب بھی رہے ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ وہ جہاں بھی خالق کائنات کی تعریف میں شعر لکھتے ہیں تو اس کے لیے حسن، جلوے، تجلی، پردے، نور اور نظارے جیسے الفاظ لاتے ہیں۔ ان الفاظ میں ان کی شعر گوئی کی پختگی اور ان کے یقین اور وفاداری کے ولولے ہیں۔ اصل میں فقریؔ "حسنِ ازل" میں اس حسن کی تلاش میں سرگرداں ہیں جو ازلی حسن ہے جو ہمیشہ رہنے والا ہے، جو زندہ تھا، جو زندہ ہے اور رہے گا۔ یہ بے چین شاعر تو صرف ایک دیدار کے تمنائی ہیں، صرف ایک جلوہ جو اُنہیں ان مناظر میں دیکھنے کو ملتا ہے، اور وہ اسے پا لیتے ہیں۔ "حسنِ ازل" میں فرماتے ہیں:

حسن ازل نے پردہ
چہرے سے ہے اُتارا
دلدار کر رہا ہے
دیدار کا اشارہ
مانا کہ طور پر بھی

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اُترا تھا ایک پارہ
پپلاں حویلیاں پر
اُترا ہے نور سارا (۴)

اسی طرح خالقِ کائنات کی تخلیق کے لیے بھی زبردست مثال پیش کرتے ہیں۔ پرندہ کے لیے ''انڈہ'' کا لفظ لاتے ہیں جو فضاؤں میں اُڑتا ہے، سریلے نغمے اُلاپتا ہے اور جو فضاؤں کو مسخر کرتا ہے۔ فقریؔ کا کمال یہ ہے کہ وہ ان چھوٹی چھوٹی چیزوں کو اس کی کمال فنکاری میں دیکھتے ہیں اور اُس سب سے بڑے فنکار کی حمد میں اشعار پیش کرتے ہیں۔ ''حسنِ ازل'' اصل میں حویلیاں کی خوبصورتی پر مبنی نظم ہے مگر اس خوبصورتی کو بیان کرتے ہوئے فقریؔ کا اندازِ بیان اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اصل میں وہ اس خوبصورتی کو پیدا کرنے والے کی حمد لکھ رہے ہیں۔ اس ضمن میں یہ نظم ''حمد'' کے زمرے میں شامل ہو گئی ہے۔ نظم سے مثال ملاحظہ کریں:

انڈے کو آسماں میں
اس بیکراں جہاں میں
پرواز کس نے بخشی
آواز کس نے بخشی

تخلیق ہے نرالی
آنکھوں سے دیکھی بھالی
پرواز کر رہا ہے
آواز کر رہا ہے

اس کے سریلے نغمے
ایسے نویلے نغمے
جب بولنے لگے ہیں
رس گھولنے لگے ہیں (۵)
چودہ طبق جہاں کے
بس ڈولنے لگے ہیں

نظم ''منظر مراخدا ہے'' میں فقریؔ کے جذبات اتنے گہرے اور پاکیزہ ہیں کہ اس سے عشقِ حقیقی کو پالینے کی کیفیت ظاہر ہوتی ہے۔ انہوں نے خود بھی نظم کے آخر میں اس نظم کو ایک خواب کی تحریری صورت قرار دیا ہے۔ نظم کے آخری صفحے کے حاشیے میں لکھتے ہیں:

''نظم ''حسنِ ازل'' ضبطِ تحریر میں لائے جانے کے چار دن بعد ایک پر اسرار خواب دیکھا جسے نظم ''منظر مراخدا ہے'' کی

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

صورت میں قلم بند کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔"(۶)

اس نظم میں بھی "حمدیہ" موضوع زیادہ واضح ہے کیونکہ اس میں مناظرِ قدرت میں سے ہوتے ہوئے قدرت کی ذات کی بڑائی بیان کرنے اور اس مقام تک رسائی حاصل کرنے کی بات کی گئی ہے جو ایک خاص ریاضت اور تقویٰ پر ثابت قدم رہنے کے بعد ملتی ہے۔ فقریؔ ایک صوفی و درویش کی طرح سرسبز و شاداب جبالوں میں گھومتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے ہیں اور اپنے دل کو تسکین بخشتے ہیں۔ بادلوں کو دیکھتے ہوئے اُن فرشتوں کی بات کرتے ہیں جو ان بادلوں کو لاتے ہیں اور حمد و ثنا سے فضا کو معطر کر دیتے ہیں۔ نور کی تجلیوں میں کھو کر حسنِ حقیقی کو اپنے قریب پاتے ہیں اور اپنے تمام دکھوں کو بھول جاتے ہیں۔ سرشاری کا یہ عالم اُس خالص کیفیت کا مظہر بھی ہے جس میں عقیدہ اور ایمان کی پختگی کے ساتھ ساتھ دیدار کا جذبہ بھی نمایاں ہو۔ جس میں وہ اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں کو دہراتے ہوئے اس پورے منظر کو خدا سے منسوب کرتے ہیں۔ نظم "منظر مرا خدا ہے" سے ایک بند ملاحظہ کریں:

یاروں کا یار دیکھوں
دیکھوں ستار دیکھوں
اپنا غفار دیکھوں
جا کر قہار دیکھوں
کیوں کر جبار دیکھوں
میں بے قرار دیکھوں
پھر بار بار دیکھوں

گھاٹی میں خوبصورت (۷)
وہ آبشار دیکھوں

اس کیفیت کو محسوس کرتے ہوئے لب پر ذکرِ الٰہی جاری ہو جاتا ہے اور دِل و دماغ ایک خمار کی سی کیفیت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ پانی کی گنگناہٹ، نغموں کی اور موجوں کی موسیقی، تاروں کی جگمگاہٹ اور پھولوں کلیوں کے مسکرانے سے شاعر کو لگتا ہے کہ کوئی مجھے پکار رہا ہے اور یہ پکار اُسے عشقِ حقیقی کے راستے پر مائل کرتی ہے۔ جہاں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذاتِ بابرکات ہو اور کائنات کا ذرہ ذرہ ذکرِ الٰہی میں مست نظر آتا ہے۔ اسی طرح شاعر خود بھی اس کیفیت میں بڑھتا چلا جاتا ہے اور سجدۂ شوق ادا کرتے ہوئے اس عطا پر شکر بجالاتے ہیں جس کے لیے ہر کسی کا انتخاب نہیں کیا جاتا۔ فقریؔ فرماتے ہیں:

اسے دیکھ نقشِ مجاز میں
ہوا محو ذوقِ نماز میں

میں ادا ہی کرتا چلا گیا
وہ سجود کہ تھے تڑپ رہے (۸)
جو مری جبینِ نیاز میں

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اور آخر میں اُس خواب کا ذکر بھی کرتے ہیں جو اُس کی بے قراری کے بدلے ایک تحفے کے طور پر پیش کی گئی ہے۔یہی وہ آخری حصہ ہے جس میں وہ ان تمام رازوں سے پردہ اُٹھاتے ہیں جو اس نظم کی تخلیق کا سبب بنے۔ملاحظہ کریں:

اُسے جب سے دیکھا ہے خواب میں
مری عمر گزری ثواب میں
مری دیکھ کر بے قراریاں
وہ بھی رہ سکا نہ حجاب میں

سب نظاروں میں اِک نظارہ ہے
یا نظارے میں سب نظارے ہیں
جتنے ذرے ہیں سب ستارے ہیں
بحر الفت کے سو کنارے ہیں
آسمانوں سے حسن نے مجھ کو
خواب در خواب پھول مارے ہیں
(۹)

اپنی آنکھوں سے یہ کیا دیکھا ہے
باخدا میں نے خدا دیکھا ہے

ذاتِ باری تعالیٰ کے حوالے سے فقریؔ کا یقین پختہ ہے اور اس یقین میں گمان یا شبے کا کوئی ذرہ بھی نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ کی خالقیت اور مالکیت پر اُنہیں یقین ہے کہ وہ ان نظاروں میں سے جلوے دیکھتے ہیں اور ان جلوؤں سے اپنے دل کو منور کرتے ہیں۔ ان کے حمدیہ اشعار میں اپنی عاجزی، انکساری اور قدرت کی کاملیت کا ذکر خاص طور پر موجود ہے اور اپنے یقینِ کامل کے ذریعے سے اپنے حمدیہ کلام کو اور بھی پر نور بناتے ہیں۔اس حوالے سے ڈاکٹر راشد حمید لکھتے ہیں:

”حقیقت یہ ہے کہ فقیرا خان فقریؔ یقین کے آدمی ہیں۔گمان اور امکان کی بھول بھلیوں میں کھو جانے سے کوسوں دور ہیں لہٰذا ان کی شاعری میں حمدِ باری تعالیٰ کے روپے جگہ جگہ نمایاں ہیں۔ظاہر ہے کہ یقین کی منزلوں کا مسافر ہر گام اللہ تعالیٰ سے کلام کرتا ہوا آگے بڑھے گا۔“(۱۰)

”موت کے پتلے“میں شامل نظم ”جلوے“ بھی اسی طرح کی ایک نظم ہے جس میں حویلیاں کے مناظر کی دلفریبی اور حسن کو خالق کائنات کی کمال فنکاری سے جوڑا گیا ہے۔فقریؔ کے حمدیہ کلام میں ایک مشترک خصوصیت یہ ہے کہ ہر حمد اور ہر نظم میں جب وہ مناظرِ قدرت، فطرت کی خوبصورتی اور جلال و جمال کا ذکر کرتے ہیں تو وہاں پر حمدیہ اشعار ضرور ہوتے ہیں جس سے یہ صاف واضح ہو جاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر کامل یقین رکھتے ہیں اور تمام کائنات اور اس میں موجود تمام مخلوقات کو اللہ تعالیٰ ہی کی تخلیق مانتے ہیں۔نظم ”جلوے“میں بھی حویلیاں کے مناظر کی دلکشی، دلفریبی اور شادابیوں کو حقیقت سے جوڑا گیا ہے۔وہ مجازی حسن سے حقیقت کی طرف سفر کرتے ہیں اور یہی ان

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

کے کلام کا خاصّہ ہے۔ در اصل یہ اُن لوگوں کے عقیدے، نظریے اور رویے کے خلاف ایک بھرپور اور توانا مزاحمت ہے جو منکرینِ حق ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے سوا دوسری مخلوقات کی پوجا کرتے ہیں اور اُن چیزوں سے مدد مانگتے ہیں جو خود عارضی ہیں اور کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتیں۔ فقریؔ کی شخصیت اور کلام دونوں ایک ہی رستے کے مسافر ہیں۔اُن کی شخصیت میں جس قدر عشقِ خداوندی کے آثار دیکھنے کو ملتے ہیں ان کا کلام بھی انہی جذبات وکیفیات کا مظہر ہے۔ نظم "جلوے" میں فرماتے ہیں:

ہے مست مست وادی
بھرتی ہے جست وادی
کرتی ہے رقص وادی
حسنِ ازل کا فقریؔ
لگتی ہے عکس وادی (۱۱)

اللہ تعالیٰ کے لیے فقریؔ جگہ جگہ پر "حسن"، "حسنِ ازل"، "جلوے"، "تجلّی" اور "نور" جیسے الفاظ لاتے ہیں اور یہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ جمیل ہے، حسن ہے اور اس حسن کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ اللہ نور ہے جس کی ایک جھلک کوہِ طور پر نمودار ہوئی تو وہ راکھ ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے خود قرآنِ مجید میں اپنا تعارف یوں کیا ہے:

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ (۱۲)

ترجمہ: اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"ان اللہ جمیل و یحب جمال."(۱۳)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور وہ خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے۔

درج بالا آیت اور حدیثِ نبوی ﷺ سے فقریؔ کی باتوں کی تصدیق ہو جاتی ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو حسن اور نور کہا ہے اور حقیقت میں بھی ایسا ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ زمین اور آسمان کا نور ہے۔ سب سے بڑا ہے اور جس کا مسکن مومن کا دل ہے۔ فقریؔ اس حوالے سے خوبصورت اشعار لکھتے ہیں۔ ملاحظہ کریں:

پربت ہے طور فقریؔ
وادی ہے نور فقریؔ

معبود وہ کہاں ہے؟
موجود وہ کہاں ہے؟
نس نس میں جو رواں ہے (۱۴)
دِل اس کا آستاں ہے

"نیم سوز" میں فقریؔ ویرانوں میں بھی اُن جلوؤں کی بات کرتے ہیں جو انہوں نے سرسبز و شاداب پہاڑوں، پھلوں، کلیوں، آبشاروں، گھنگھور بادلوں اور پرندوں کے نغموں میں محسوس کیے ہیں۔ یہاں پر بھی وہ اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے ہوئے کبھی دعائیہ اور کبھی التجائیہ لہجہ اپناتے ہیں جو عام طور پر حمد کا خاصّہ ہوتا ہے۔ خالق و مخلوق کا

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

ایک خاص رشتہ ہے اور وہ یہ ہے کہ خالق قادر ہے اور مخلوق عاجز، اور اس عاجزی کی بنا پر حمد میں دعائیہ اشعار لانا مخلوق کی ضرورت ہے۔ انسان زندگی کی محرومیوں اور ناکامیوں کے بدلے دعا کے ذریعے کامیابی اور کامرانی کی دعا کرتے ہیں اور خالق ان دعاؤں کو قبولیت کا شرف بخشتا ہے۔ اسی طرح فقریؔ کے حمدیہ کلام میں بھی یہی دعائیہ کلمات سامنے آتے ہیں۔ حمد سے مثال ملاحظہ کریں:

بیابان میں حسن کی انتہا ہے
خدا خود بیابان میں آگیا ہے
جلالی جمالی تری قدرتیں ہیں
چمکتی، گرجتی برستی گھٹا ہے
ویرانے کا پروانہ ہوں میں دِوانہ
میں ویرانہ بن جاؤں میری دعا ہے
وجد مجھ پہ کیونکر نہ طاری ہو فقریؔ
پرندوں کے نغموں میں رب کی ثنا ہے (۱۵)

اللہ تعالیٰ مومن کے دل میں رہتا ہے۔ وہ انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اس لیے انسان کے دل میں پیدا ہونے والے خیالات، خواہشات، جذبات اور خوف سے وہ باخبر ہے۔ اب انسان اگر اپنے پختہ یقین سے اللہ تعالیٰ کو اپنے قریب محسوس کرے تو اُس کا سارا ڈر دور ہو جائے گا اور توکل الی اللہ کے تمام راستے کھل جائیں گے۔ فقریؔ کی شاعری میں جتنی بھی حمدیں یا حمدیہ غزلیں ہیں اُن تمام میں یہ بات خاص طور پر بڑے یقین سے کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دل میں ہے اور وہ دلوں کے راز جانتا ہے۔ اللہ کو اپنے دل میں پانے اور یقین رکھنے کے مرحلے سے فقریؔ گزر چکے ہیں اور اب وہ یقین کے اس مقام تک پہنچ چکے ہیں کہ اپنے دھڑکتے ہوئے دل سے ذاتِ خداوندی کے ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ اور جس دل میں اللہ تعالیٰ رہتا ہے اُس میں غیر اللہ کی محبت کے لیے کوئی جگہ نہیں ہوتی اور نہ ہی ایک عقیدت مند دوسروں سے امیدیں وابستہ رکھتا ہے۔ یہی یقین ہے جس سے فقریؔ کو ہر جا اُس ذات کے جلوے دکھائی دیتے ہیں۔ پھولوں کی رنگینیوں میں حسنِ ازل کو دیکھنے والا بلند و بالا پہاڑوں اور سمندروں سے اُٹھتے ہوئے طوفانوں میں قدرت کے جلال کے کرشمے دیکھتا ہے اور سرسبز و شاداب وادیوں، آبشاروں اور اُمڈتے ہوئے بادلوں میں وہ حقیقی جمال کو دیکھتے ہیں اور جلال و جمال کی اس آویزش سے اپنے کلام کو وہ طاقت بخشتے ہیں جس میں کارخانۂ قدرت کے مشاہدے سے خالقِ کائنات کی گواہی دیتے ہیں۔ فقریؔ فرماتے ہیں:

مجھ سے پوشیدہ حسیں کیا ہوگا؟
دلنشیں پردہ نشیں کیا ہوگا؟
وہ نظر آئے نہ آئے وہ ہے
اور بس پختہ یقیں کیا ہوگا؟
اُس کے ہوتے ہوئے ظاہر ہے کہ
غیر اس دل میں مکیں کیا ہوگا؟ (۱٦)

یہی مضمون وہ "کتبہ ہے جوانی کا" کی ایک حمدیہ غزل میں بھی باندھتے ہیں۔ ملاحظہ کریں:

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

روشن جبیں ہے کوئی
دل میں مکیں ہے کوئی
ہجر و فراق ہے کیا؟
جب ہر کہیں ہے کوئی
آئے نظر نہ آئے
لیکن یہیں ہے کوئی (۱۷)

اس کے علاوہ فقریؔ کی حمدیہ شاعری میں جو سب سے زیادہ نمایاں وصف ہے وہ دیدارِ الٰہی کی شدید خواہش ہے۔ وہ مناظرِ قدرت سے تو اللہ کے ہونے کو مانتے ہیں، مگر چاہتے ہیں کہ اُس حسنِ لازوال کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھیں جو پردوں میں نہاں ہے۔ جس کی تلاش میں کئی عرصے سے فقریؔ کبھی ویرانوں کی خاک چھانتے ہیں اور کبھی سرسبز و شاداب وادیوں میں روتے ہیں۔ فقریؔ کے رونے کی اصل وجہ اس حسن کو دیکھنے کی آرزو ہے جس نے ایک کُن سے اس ساری کائنات کو تخلیق کیا۔ فقریؔ کی حمدیہ شاعری میں بھی اُن کی سسکیاں سنائی دیتی ہیں اور یہ سسکیاں بڑی پاکیزہ ہیں جن میں کسی غیر کو پانے کی تمنا نہیں ہے۔ وہ اپنے آنسوؤں سے اپنے دامن کو یوں تر کر دیتے ہیں جیسے کوئی صوفی بزرگ عشقِ الٰہی میں سرگرداں اپنے آنسوؤں سے اپنے دل کے داغ دھوتا ہے۔ فقریؔ کی تمنا لاحاصل نہیں ہے بلکہ وہ کبھی کبھی ان جلوؤں اور ان نظاروں کو دیکھ لیتے ہیں جو خدا کی اس حسین کائنات میں اپنے خالق کی گواہی دیتے ہیں۔ اس تلاش کی چند مثالیں ملاحظہ کریں:

دِل یہ کہتا ہے کہ دیکھوں جا کے
عرش پر عرشِ بریں کیا ہوگا؟ (۱۸)

دیکھوں اگر تو کہہ دوں
کتنا حسیں ہے کوئی (۱۹)

اسی طرح ”گم گشتہ“ میں فرماتے ہیں:

پھرتا ہوں تری دید کو تیرے دیار میں
کیا کیا نہیں ہے تو ولے مشتِ غبار میں
اس طور بے نیازیاں زیبا نہیں تجھے
رہتا ہوں منتظر ترا اشکوں کے ہار میں
خود روبرو اے خوبرو پردے اُتار دے
پرواز اس قدر کہاں میرے غبار میں (۲۰)

فقریؔ کی اللہ تعالیٰ سے محبت کی یہ واضح دلیل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو حسن اور جمال سے متصف گردانتے ہیں جو ایک اٹل حقیقت ہے کیونکہ اس دنیا کی خوبصورتی کو

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

پیدا کرنے والا خود کتنا حسین ہو گا۔ فطرت میں معصومیت بھرنے والا اور اس پاکیزہ فضا کو تخلیق کرنے والا جمال کے کس مرتبے پر ہو گا۔ حالانکہ انسانی آنکھ اُس نورِ حقیقی کی تاب نہیں لا سکتی لیکن دل میں یہ آرزو ہمیشہ رہتی ہے۔ فقریؔ اسی جلال و جمال کے حصار میں ہیں اور ان کی شاعری میں جہاں بھی اللہ تعالیٰ کی صفات اور قدرتِ الٰہی کا موضوع بیان کیا گیا ہے وہاں پر حسن و جمال کو اولیت دی گئی ہے۔ ”جاوِداں“ میں فقریؔ یوں فرماتے ہیں:

صورت کی ڈھلک دیکھی
جوبن کی چھلک دیکھی
ویرانے کی آنچل میں
لیلیٰ کی جھلک دیکھی (۲۱)

صورت تری خیال میں حسن و جمال ہے
رخسار کا نکھار ہے دِل تار تار ہے
حسن و جال کی جھلک ہے فرش تا فلک
محوِ سفر ہیں دیکھتے گل شاخسار میں (۲۲)

ڈاکٹر فقیر اخان فقریؔ کائنات کو اللہ تعالیٰ کے حسن و جمال کی بے مثال کمال اور لازوال تصویر گردانتے ہیں۔ آنکھ دیکھنے والی ہو تو وہی دیکھ سکتی ہے۔

ہر چیز سمائی ہے
جھلکار دکھائی ہے
تصویر کسی نے یہ!
اپنی ہی بنائی ہے (۲۳)

وہ خالقِ کائنات سے التجا کرتے ہیں کہ موت کی صورت میں میری دیکھتی آنکھیں بند نہ کر کیونکہ یہ تیرے ہی جلووں میں مگن رہتی ہیں۔ ملاحظہ کریں:

تیر بر تیر فگن رہتی ہیں
شوق سے محوِ لگن رہتی ہیں
دیکھ مت موند یہ میری آنکھیں
تیرے جلووں میں مگن رہتی ہیں (۲۴)

پھر اسی مضمون کو ایک دوسرے رنگ میں یوں بیان کرتے ہیں:

جاوداں! خوب نبھانا مجھ سے
دیکھ! داماں نہ چھڑانا مجھ سے

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

موند کر دیکھتی آنکھیں میری
اپنی صورت نہ چھپانا مجھ سے (۲۵)

یہ تمام موضوعات اگر ایک طرف خدائے ذوالجلال کے حسن و جمال پر فریفتگی کا مظہر ہیں تو دوسری طرف منکرینِ کبریا کے مقابل کھڑے ہو کر انتہائی شدید مزاحمتی انداز کا ثبوت ہے۔

فقریؔ کے کلام کا یہ رُخ اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ وہ اللہ کو مانتے ہیں، اللہ کو اس تمام کائنات کا خالق سمجھتے ہیں اور اس عشقِ الٰہی کی بدولت اپنی شاعری کو پاکیزہ بناتے ہیں۔ اُن کی تمام تر حمدوں، نظموں اور حمدیہ غزلوں میں ایک چیز مشترک ہے اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کے جلال و جمال کو مناظرِ قدرت میں دیکھنا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ اُن کا پورا کلام انہی مناظرِ قدرت سے بھرا پڑا ہے اور وہ خود ان سے اپنی روح کو تازگی بخشتے ہیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ کی قدرتوں و ندرتوں کا بیان کرنا جہاں فقریؔ کی شاعری میں صوفیانہ رنگ بھر دیتا ہے تو وہیں فقریؔ کے عشقِ الٰہی کے تصور کو بھی سامنے لاتا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ ڈاکٹر فقیرا خان فقریؔ، ہم دہر کے مردہ خانے میں، گوہر پبلی کیشنز لاہور، جون ۲۰۱۱ء، ص ۳۱
۲۔ ڈاکٹر فقیرا خان فقریؔ، کرگس زیست، پاک بک ایمپائر لاہور، جون ۲۰۱۲ء، ص ۵۱
۳۔ پروفیسر ڈاکٹر فخر الحق نوری، قلزمِ زیست۔ ایک تاثر، مشمولہ قلزمِ زیست، پاک بک ایمپائر لاہور، اکتوبر ۲۰۱۳ء، ص ۱۔۲
۴۔ ڈاکٹر فقیرا خان فقری، حسنِ ازل، مشمولہ قلزمِ زیست، پاک بک ایمپائر لاہور، اکتوبر ۲۰۱۳ء، ص ۳۰
۵۔ ایضاً، ص ۲۱۔۲۲
۶۔ حاشیہ، قلزمِ زیست، پاک بک ایمپائر لاہور، اکتوبر ۲۰۱۳ء، ص ۴۴
۷۔ ڈاکٹر فقیرا خان فقری، منظر مرا خدا ہے، مشمولہ قلزمِ زیست، پاک بک ایمپائر لاہور، اکتوبر ۲۰۱۳ء، ص ۳۷۔۳۸
۸۔ ایضاً، ص ۴۳
۹۔ ایضاً، ص ۴۴
۱۰۔ ڈاکٹر راشد حمید، قلزمِ زیست، مشمولہ قلزمِ زیست، پاک بک ایمپائر لاہور، اکتوبر ۲۰۱۳ء، ص ۹
۱۱۔ ڈاکٹر فقیرا خان فقریؔ، جلوے، مشمولہ موت کے پتلے، ایکسپرٹ گرافکس پشاور، فروری ۲۰۱۶ء، ص ۳۱
۱۲۔ سورۃ النور، آیت نمبر ۳۵
۱۳۔ مسلم شریف، حدیث نمبر ۹۱
۱۴۔ ڈاکٹر فقیرا خان فقریؔ، جلوے، مشمولہ موت کے پتلے، ایکسپرٹ گرافکس پشاور، فروری ۲۰۱۶ء، ص ۳۱۔۳۲
۱۵۔ ڈاکٹر فقیرا خان فقریؔ، نیم سوز، ایکسپرٹ گرافکس پشاور، اکتوبر ۲۰۱۷ء، ص ۱۲۔۱۳
۱۶۔ ڈاکٹر فقیرا خان فقریؔ، کورتا گور، ایکسپرٹ گرافکس پشاور، جولائی ۲۰۲۰ء، ص ۱۲
۱۷۔ ڈاکٹر فقیرا خان فقریؔ، کتبہ ہے جوانی کا، ایکسپرٹ گرافکس پشاور، جولائی ۲۰۲۳ء، ص ۱۱
۱۹۔ ڈاکٹر فقیرا خان فقریؔ، کورتا گور، ایکسپرٹ گرافکس پشاور، جولائی ۲۰۲۰ء، ص ۱۲

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

۱۹۔ ڈاکٹر فقیرا خان فقریؔ، کتبہ ہے جوانی کا، ایکسپرٹ گرافکس پشاور، جولائی ۲۰۲۳ء، ص ۱۲

۲۰۔ ڈاکٹر فقیرا خان فقری، گم گشتہ، ایکسپرٹ گرافکس پشاور، جولائی ۲۰۲۳ء، ص۸۔۹

۲۱۔ ڈاکٹر فقیرا خان فقریؔ، جاوِداں، ایکسپرٹ گرافکس پشاور، جولائی ۲۰۲۳ء، ص۹

۲۲۔ ڈاکٹر فقیرا خان فقری، گم گشتہ، ایکسپرٹ گرافکس پشاور، جولائی ۲۰۲۳ء، ص۸

۲۳۔ ڈاکٹر فقیرا خان فقریؔ، سوگ در سوگ، ایکسپرٹ گرافکس پشاور، جولائی ۲۰۲۳ء، ص ۱۹۴

۲۴۔ ڈاکٹر فقیرا خان فقریؔ، بیاض، ۱۹اپریل ۲۰۲۲ء

۲۵۔ ڈاکٹر فقیرا خان فقریؔ، جاوِداں، ایکسپرٹ گرافکس پشاور، جولائی ۲۰۲۳ء، ص ۸۰